ماہنامہ آہنگِ وطن — ۴ — ۱۰ مئی تا 25 جون 2026ء

ہدف معکوس ثابت ہوئی تو مرکز مخالف و دشمن ملنسار کی وضاحت پیش کرنے پر مجبور ہوگا

(نمائندہ آہنگِ وطن / انٹرویو نگار)

سنتے ہیں آپ نے حال ہی میں ایک ایسے منصوبے کی نقاب کشائی کی ہے جس کا تعلق براہِ راست عوام کی روزمرہ زندگی سے ہے۔ اس کی تفصیل کیا ہے؟

جی ہاں، ہم نے ایک ایسا نظام متعارف کرایا ہے جس کے ذریعے شہری اپنے گھریلو بجلی کے بل کا بڑا حصہ خود پیدا کر سکیں گے۔ اس کے لیے چھتوں پر شمسی پینل لگائے جائیں گے اور اضافی بجلی قومی گرڈ کو واپس فروخت کی جا سکے گی۔ ہمارا ہدف یہ ہے کہ آئندہ پانچ برسوں میں کم از کم ۵ لاکھ گھرانوں کو اس سہولت سے جوڑا جائے۔

یہ تو بہت بڑا ہدف ہے۔ اس کے لیے سرمایہ کہاں سے آئے گا؟

ہم نے اس کے لیے ایک مخلوط مالی ڈھانچا تیار کیا ہے۔ ابتدائی مرحلے میں حکومت کچھ رعایتی قرضے فراہم کرے گی، جبکہ نجی شعبے کی کئی کمپنیاں بھی اس میں سرمایہ کاری کر رہی ہیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ کسی غریب خاندان پر بوجھ نہ پڑے، بلکہ اسے طویل مدت میں فائدہ ہو۔ اسی لیے ہم نے ماہانہ اقساط کی سہولت بھی رکھی ہے۔

کچھ حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ منصوبہ صرف بڑے شہروں کے لیے فائدہ مند ہوگا، دیہات کے لوگ محروم رہ جائیں گے۔ اس پر آپ کیا کہیں گے؟

یہ تاثر درست نہیں۔ ہم نے پہلے مرحلے میں ۱۲ اضلاع کا انتخاب کیا ہے جن میں سے نصف سے زیادہ دیہی علاقے ہیں۔ ہمارے انجینئر خود وہاں جا کر سروے کر رہے ہیں تاکہ کوئی گاؤں نظر انداز نہ ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ ترقی کا فائدہ سب کو برابر ملے، اور اسی اصول پر ہم عمل کر رہے ہیں۔

ماضی میں ایسے کئی منصوبے کاغذ پر تو بہت اچھے لگے مگر عملی طور پر ناکام ہوئے۔ آپ کو کیوں لگتا ہے کہ اس بار ایسا نہیں ہوگا؟

ماضی کی ناکامیوں کی بڑی وجہ شفافیت کا فقدان تھا۔ ہم نے اس بار ہر مرحلے کی تفصیل عوام کے سامنے رکھی ہے۔ ٹھیکے کس کو ملے، کام کب شروع ہوا اور کب مکمل ہوا، یہ سب معلومات ہر شہری کو دستیاب ہیں۔ اگر کوئی بے ضابطگی ہوئی تو ہم خود ذمہ داروں کو جواب دہ ٹھہرائیں گے۔

آخر میں آپ کا پیغام کیا ہے؟

میرا پیغام یہ ہے کہ ہم نے وعدہ کیا تھا اور اس پر عمل کر کے دکھایا ہے۔ ہم نے کہا تھا کہ ۱۰۰ دن میں ۱۰۰ کام کریں گے، اور ۱۰۰ دن سے پہلے ہی ۱۰۰ کام مکمل ہو چکے ہیں۔ ہم آئندہ بھی یہی کریں گے۔ ہم نے کہا تھا کہ ۱۰۰ دن میں ۱۰۰ کام کریں گے، اور ۱۰۰ دن سے پہلے ہی ۱۰۰ کام مکمل ہو چکے ہیں۔ ہم آئندہ بھی یہی کریں گے۔

(نمائندہ آہنگِ وطن / انٹرویو نگار)

ماہنامہ آہنگِ وطن کی ادارت کے فرائض محمد شاہد حسین ساحلی نے انجام دیے۔ ان کا تعلق ساحل آباد سے ہے اور وہ ۲۰۱۴ء سے اس ادارے سے وابستہ ہیں۔ اس سے پہلے وہ ایک مقامی روزنامے میں رپورٹنگ کرتے رہے۔ ان کی ادارت میں رسالے کی اشاعت میں مسلسل اضافہ ہوا۔ ۲۰۲۱ء میں ان کی ادارت میں شائع ہونے والے خصوصی نمبر کو ملک بھر میں بہت پذیرائی ملی۔ وہ ۲۰۲۳ء میں ادارت کی ذمہ داری سے سبکدوش ہوئے۔

ماہنامہ آہنگِ وطن کی بنیاد ۱۹۹۸ء میں رکھی گئی تھی۔ اس کے بانی مدیر مرحوم ڈاکٹر نثار احمد زبیری تھے۔ ابتدا میں یہ رسالہ سہ ماہی تھا اور اس کا مقصد ساحل آباد کے ادبی حلقوں کو ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا تھا۔ ۲۰۰۵ء میں اسے ماہنامہ کر دیا گیا۔ اس کے بعد سے یہ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کے صفحات پر اب تک سیکڑوں نئے لکھنے والوں کی تحریریں شائع ہو چکی ہیں۔

ادارت کے فرائض سنبھالنے کے بعد محمد شاہد حسین ساحلی نے رسالے کے ڈھانچے میں کئی تبدیلیاں کیں۔ انہوں نے اداریے کے ساتھ ساتھ ایک مستقل صفحہ شروع کیا جس پر وہ ہر ماہ کسی اہم سماجی مسئلے پر لکھتے ہیں۔ اس صفحے کو قارئین کی طرف سے بہت پذیرائی ملی۔ انہوں نے خطوط کے کالم کو بھی دوبارہ زندہ کیا۔ ان کے مطابق خطوط ادارت کا آئینہ ہوتے ہیں۔

ماہنامہ آہنگِ وطن کی ادارت کے فرائض محمد شاہد حسین ساحلی نے انجام دیے۔ ان کا تعلق ساحل آباد سے ہے اور وہ ۲۰۱۴ء سے اس ادارے سے وابستہ ہیں۔ اس سے پہلے وہ ایک مقامی روزنامے میں رپورٹنگ کرتے رہے۔ ان کی ادارت میں رسالے کی اشاعت میں مسلسل اضافہ ہوا۔ ۲۰۲۱ء میں ان کی ادارت میں شائع ہونے والے خصوصی نمبر کو ملک بھر میں بہت پذیرائی ملی۔ وہ ۲۰۲۳ء میں ادارت کی ذمہ داری سے سبکدوش ہوئے۔

ماہنامہ آہنگِ وطن کی بنیاد ۱۹۹۸ء میں رکھی گئی تھی۔ اس کے بانی مدیر مرحوم ڈاکٹر نثار احمد زبیری تھے۔ ابتدا میں یہ رسالہ سہ ماہی تھا اور اس کا مقصد ساحل آباد کے ادبی حلقوں کو ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا تھا۔ ۲۰۰۵ء میں اسے ماہنامہ کر دیا گیا۔ اس کے بعد سے یہ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کے صفحات پر اب تک سیکڑوں نئے لکھنے والوں کی تحریریں شائع ہو چکی ہیں۔

ادارت کے فرائض سنبھالنے کے بعد محمد شاہد حسین ساحلی نے رسالے کے ڈھانچے میں کئی تبدیلیاں کیں۔ انہوں نے اداریے کے ساتھ ساتھ ایک مستقل صفحہ شروع کیا جس پر وہ ہر ماہ کسی اہم سماجی مسئلے پر لکھتے ہیں۔ اس صفحے کو قارئین کی طرف سے بہت پذیرائی ملی۔ انہوں نے خطوط کے کالم کو بھی دوبارہ زندہ کیا۔ ان کے مطابق خطوط ادارت کا آئینہ ہوتے ہیں۔

(نمائندہ آہنگِ وطن / انٹرویو نگار)

جلد: 19 شمارہ: 4 صفحات: 228 قیمت: 650000270001 ISSN: 0991-3532186 فون: 5593356 ای میل: ahang@watanmail.pk ویب: www.ahangwatan.pk